رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

# الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۷۷ | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲



## مدینۃ المسیح

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲۳ دسمبر بعد دوپہر کے ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خیر وعافیت ہے۔

جلسہ سالانہ کے لئے مہمانوں کی آمد کثرت سے شروع ہوگئی ہے۔ اور ۲۳ دسمبر تک کئی دُور دراز کے مقامات سے بہت سے اصحاب تشریف لے آئے ہیں۔ ریلوے والے ۲۴۔ یا ۲۵ سے عام گاڑیوں میں مسافروں کے لئے ممکن گنجائش نکالنے کے علاوہ سپیشل گاڑیاں بھی شروع کر دیں گے۔ مہمانوں کی رہائش اور خوراک کے متعلق بڑی مستعدی سے والنٹیرز کام کر رہے ہیں۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ کی علالت کی وجہ سے جلسہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب بحیثیت ناظر دعوت وتبلیغ کام کریں گے۔

## نظارتوں کا اعلان احمدی احباب کے نام

### جلسہ سالانہ کے متعلق ہماری خاص ذمہ واری

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس سال کا جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ اور امید ہے کہ احباب نے گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جلسہ میں کثرت کے ساتھ شرکت کرنے کا ارادہ کیا ہوگا۔ اور اپنے غیر احمدی عزیزوں۔ اور دوستوں کو بھی حسب دستور تحریک کر کے اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن چونکہ یہ سال جماعت کے لئے کئی لحاظ سے ایک خاص سال ہے۔ اور مخالفین کی طرف سے بھی اس سال مخالفت کا غیر معمولی زور شور رہا ہے۔ جو اب تک جاری ہے۔ اس لئے یہ تحریک چٹھی آپ کی خدمت میں اس غرض سے ارسال کی جارہی ہے۔ کہ اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت بھی زیادہ کوشش اور زیادہ توجہ جلسہ سالانہ کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کی ہونی چاہیئے۔ تاکہ ایک طرف تو ہم لوگ خدا کے سامنے اپنے فرض کو پورا کرنے والے ٹھیر سکیں۔ اور دوسری طرف دشمن بھی اس بات کو محسوس کر لے۔ کہ نہ صرف یہ کہ اس کی مخالفانہ کوششیں خدائی سلسلہ کی ترقی کے رستے میں کوئی روک نہیں بن سکیں۔ بلکہ یہ کہ ترقی کی رفتار مخالفت کے زمانہ میں اور بھی تیز ہوگئی ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ مخالفت کے زمانہ میں اس کی تائید اور نصرت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم بھی اس موقعہ پر اپنی کوششوں کو زیادہ کر کے اسکی نصرت کے جاذب بنیں۔ پس اس سال ہم لوگوں پر ایک خاص ذمہ واری ہے۔ کہ ہم نہ صرف خود ہر قسم کی روکوں کو دُور کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوں۔ بلکہ دُوسرے لوگوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تحریک کر کے اپنے ساتھ لائیں۔ تاکہ ہمارا یہ جلسہ خدا کے فضل سے دشمن کے لئے ایک عملی جواب ہو۔ کہ اسکی مخالفت سلسلہ کے لئے روک نہیں ہے۔ بلکہ کھاد کا کام دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے منشاء کے مطابق اس سلسلہ کی ترقی کے لئے کوشش کر سکیں۔ آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ والسلام۔ خاکسار۔

## جماعت احمدیہ کلکتہ کا اظہار اخلاص

### تحریکات خاص پر لبیک کہنے کی بذریعہ تار اطلاع

سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حسب ذیل تار ارسال کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر لبیک کہتی ہوئی حضور کی پیش فرمودہ تحریکات کے متعلق عملی قدم اٹھا رہی ہے۔ مفصل خط ارسال کیا جا رہا ہے۔

## یاددہانی

جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہے۔ ان کے اسماء الفضل نمبر ۷۳ میں چھپ چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلسہ سالانہ پر فوراً چندہ ادا فرمائیں۔ مصباح اور ریویو اردو کے خریدار بھی اپنا اپنا چندہ پیشگی اور بقایا سال ۱۹۳۳ء ادا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ ایام جلسہ میں دفتر طبع و اشاعت بعد نماز فجر و شام کو ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ توسیع اشاعت کے لئے بھی اپنی مساعی جمیلہ سے شکر گزار فرمائیں۔ (مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

## ایام جلسہ میں ڈاکخانہ کے اوقات

ایام جلسہ میں ۲۶ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قادیان کا ڈاکخانہ مہمانوں کی سہولت کے واسطے صبح سات بجے سے لے کر شام چھ بجے تک کھلا رہے گا۔ ۲۵ اور ۳۰ر چونکہ رخصت کے ایام ہیں۔ ان میں صبح ۸ بجے سے دس بجے تک اور شام ۳ بجے سے ۶ بجے تک ڈاکخانہ کھلا رہے گا۔ اس کے واسطے صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل۔ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ کا شکریہ ہے۔ (ناظر امور خارجہ)

## کس کس قسم سے تحریک جدید میں شمولیت کی جا سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

۱۔ چار تحریکات ہیں۔ دو کے لئے سو سو اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے یا لے سکتا ہو۔ اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں چندہ دینا چاہیئے

۲۔ جو شخص اس قدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقوم دے کر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے۔

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے۔

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں۔ یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں۔ یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں۔ کہ دس دس کی دونوں تحریکات میں بیس بیس اور پانچ پانچ کی دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کریں۔ یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنےٰ درجہ میں بھی شامل نہ ہو سکیں۔ وہ تین یا دو یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں یعنے خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو۔ یا ایک چن کر اس میں شامل ہو جائیں۔

۶۔ قادیان کے غرباء اس طرح بھی کر رہے ہیں۔ کہ اگر اکٹھے دس یا پانچ نہیں دے سکتے۔ تو دس دس پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ ماہوار یا آٹھ آنہ ماہوار ڈال کر ہر ماہ میں قرعہ ڈال لیتے ہیں۔ اور اس کی رقم قرعہ والے کے نام سے جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لئے بھی اس وقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

## مسکین صاحب کے تبلیغی رسالے

قریشی محمد عبدالرحمٰن صاحب مسکین فرید آبادی پرانے احمدی ہیں جو شاعری کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اپنے جذبات کا اظہار شعروں میں کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے دو ٹریکٹ ایک نظم و نثر میں۔ اور دوسرا صرف نظم میں شائع کیا ہے۔ جن میں عام فہم رنگ میں تبلیغ کی گئی ہے جو احباب مسکین صاحب کی امداد کے لئے کیونکہ وہ واقعہ میں بھی مسکین ہیں۔ اگر ان کے رسالے جن کی بہت قلیل قیمت ہے۔ خریدیں گے تو ثواب کے مستحق ہونگے۔ (م)

## اعلان نکاح

محمد عبداللہ صاحب ولد مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کا نکاح بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد شفیع صاحب قادیان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۹ر اپریل ۱۹۳۳ء کو پڑھا تھا۔ چونکہ پہلے اس کا اعلان نہیں ہوا۔ اس لئے اب شائع کیا جاتا ہے (ناظر امور عامہ)

## جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا دوسرا سالانہ اجلاس

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۶ دسمبر (جلسہ سالانہ کے پہلے دن) بعد نماز مغرب ایک عام اجلاس زیر اہتمام احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور مسجد اقصےٰ قادیان میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب اس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

پروگرام حسب ذیل ہوگا

تلاوت و نظم ۶-۰ تا ۱۵-۶

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ۱۵-۶ تا ۴۵-۶

مولوی جلال الدین صاحب شمس ۔ تردید دلائل انقطاع نبوت ۴۵-۶ تا ۱۵-۷

مولوی دل محمد صاحب ۔ احمدیہ فیلوشپ کا تازہ ٹریکٹ بھی جلسہ کے موقعہ پر مل سکیگا۔ ممبران نوٹ فرمالیں۔ ٹکٹ بشیر احمد سیکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۷ قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲



# مولوی ظفر علی کو قتل کی دھمکی دینے والا کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا

## پولیس کی فرض شناسی کی حقیقت

"زمیندار" نے ۲۰ دسمبر کو پہلی دفعہ ایک جعلی اور مصنوعی خط شائع کر کے اسے "ایک میرزائی کی طرف سے قتل کی دھمکی" قرار دیا۔ اور اس کی بناء پر "خلیفہ قادیان کے خونیں عزائم" کے عنوان سے دھڑکتے ہوئے دل اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے جو مضمون لکھا۔ اس میں جہاں یہ لکھا۔ کہ "کیا اس سے صاف طور پر مترشح نہیں ہوتا۔ کہ یہ قادیانی حضرت مولانا کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اب آپ کی خیر نہیں۔ کیونکہ آپ نے قادیانیت کی پُرزور مخالفت شروع کر دی ہے"۔ وہاں یہ بے ہودہ سرائی بھی کی گئی کہ "بحیثیت الفعنا کی علت غائی کا سمجھنا بالکل آسان ہے۔ خلیفہ قادیان ان فدائیوں کو غالباً یہی حکم دیں گے۔ کہ متعدد علماء و زعماء اسلام کو شہید کر دو۔ ہمارا یہ خیال ایک مراسلہ کی وجہ سے یقین میں بدل گیا ہے جو کسی قادیانی مبارک مبارز نامی نے رام سوامی کوارٹر کراچی سے حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کے نام ارسال کیا ہے"۔

پھر اسی پر اکتفا نہ کی گئی۔ ۸۔ دسمبر کے "زمیندار" میں کراچی کا ہی ایک اور خط شائع کر کے ایک طرف تو عوام کو اکسایا گیا۔ اور دوسری طرف حکومت سے اپنی حفاظت کی درخواست کی گئی۔ اس خط میں ۱۱۔ نومبر کی تاریخ بلکہ ۱۱ بجے کا وقت بھی درج تھا۔ جب خط لکھنے والے نے مولوی ظفر علی کو قتل کرنا تھا۔ اس لئے کئی ایک اعلیٰ افسروں نے نہ صرف خود پولیس کا بہت بڑا انتظام کیا۔ بلکہ احراری والنٹیروں سے بھی امداد حاصل کی۔ قتل کی تاریخ گزر جانے کے بعد بھی "زمیندار" نے یہی لکھا۔ کہ خلیفہ قادیان نے مولوی ظفر علی صاحب کو قتل کرنے کیلئے دو آدمیوں کو مقرر کیا تھا۔

ہم نے ان تمام دھمکیوں کو جعلی قرار دیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ پولیس تحقیقات کرے۔ اگر وہ تحقیقات کرتی۔ تو وہ بھی یقیناً اسی نتیجہ پر پہونچتی۔ جو ہم نے پیش کیا تھا۔ لیکن حیرت ہے۔ پولیس نے ایک طرف اس بارے میں کسی قسم کی تحقیق کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور دوسری طرف ۱۱ر دسمبر بڑے اہتمام اور بڑے کروفر کے ساتھ اس نے دفتر "زمیندار" کے ارد گرد حفاظتی مورچہ قائم کر دیا۔ مولوی ظفر علی کے ساتھ سایہ کی طرح لگی رہی۔ دفتر "زمیندار" کے اندر چھپ کر بیٹھی رہی۔ گویا پولیس بھی یہی سمجھتی تھی۔ کہ وہ شخص جس نے دھمکی آمیز خط لکھا۔ ۱۱ر دسمبر کو ۱۱ بجے ضرور دفتر "زمیندار" پر حملہ آور ہوگا۔ اور وہاں کشت و خون کا بازار گرم کر دے گا۔

معاملہ فہمی اور دُور اندیشی کے لحاظ سے پولیس کا یہی بہت بڑا کارنامہ تھا۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ جس شخص نے خط لکھ کر ایک طرف تو مولوی ظفر علی کے لئے رات کی نیند اور دن کا آرام حرام کر دیا۔ اور دوسری طرف پولیس کو سراسیمہ بنا دیا۔ اس کے متعلق جب "زمیندار" نے یہ شائع کیا۔ کہ وہ احمدیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس کا اعلان اس نے "۲ر دسمبر کو مسجد کراچی شہر میں چند مسلمانوں کے سامنے" کر دیا ہے۔ اور اس طرح

# تحریک چندہ جدید میں حصہ لینے والے

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں:۔

۱۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ مالدار سے مراد وہ ہے۔ جس نے روپیہ جمع رکھا ہوا ہو۔ ایسا مالدار مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص اس دھوکے میں ہے۔ وہ اپنے رب کے پاس جائیگا۔ اور اپنے کو تہیدست پائیگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اسے نعمت دی۔ اور اس نے قدر نہ کی۔

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے کارکن تحریک کریں گے۔ تو ہم حصہ لکھائینگے یاد دلانے پر انہیں یاد رہے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے کارکن سُست ہیں۔ یا خود حصہ نہ لینے کے سبب سے تحریک کو دبا رہے ہیں۔ تو یہ جواب خدا تعالےٰ کے سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالےٰ کے سامنے خود ذمہ دار ہے۔

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے۔ کہ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں۔ اس لئے جو کارکن جماعت میں تحریک کر کے مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں۔ ان کا دیانتدارانہ فرض ہے۔ کہ جماعت میں اعلان کر دیں۔ کہ ہم نے یہ کام نہیں کرنا۔ جس نے بھجوانا ہو۔ براہ راست بھجوا دے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہتے:۔

۴۔ بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کیوجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ اور وہ لوگوں کی شرم سے تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انہیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کرے گی:۔

۵۔ کوئی دوست اس چندہ کی تحریک کے لئے دوسرے پر اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کارکن یا کارکنوں کی سُستی کی صورت میں غیر کارکن ثواب حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہر اک سے پوچھ لیں کہ کیا وہ حصہ لینا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر لینا چاہتا ہے۔ تو کتنا۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک مجبور ہے۔ اسے دق نہ کرو۔ اور جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اُسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ یاد رکھو یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے اور ہو کر رہے گا:۔ قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

## تحریک جدید کی تشریح

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ دوست اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے۔ وُہ صرف پہلے سال کے لئے ہیں ؂

۲۔ یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہینگی صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی ۳۔ جنہوں نے اس سال چندہ دیا ہے۔ یا اس کا وعدہ کیا ہے۔ وُہ مجبور نہیں ہونگے۔ کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں۔ یا اتنا ہی حصہ لیں جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ یہ ان کے اخلاص اور ان کی اس وقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا ؂

۴۔ بہر حال اس وقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں۔ یا لکھوائیں گے۔ وُہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں۔ ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو بجٹ دیں۔ وُہ سمجھ لیں۔ کہ انہوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تین سالوں کا ؂

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

---

اس کا پورا پورا پتہ معلوم ہو چکا ہے۔ تو پولیس نے ابھی تک اسے کیوں گرفتار نہیں کیا۔

"زمیندار" کے شائع کردہ الفاظ کے رُو سے قتل کی دھمکی دینے والے نے مولوی ظفر علی کو یہ لکھا ہے۔ کہ "میں نے آپ کی خدمت میں ۴ر دسمبر کو ایک خط لکھا تھا۔ ایک مرزائی میرا دوست ہے۔ خواب اس کا تھا۔ کہ ۱۱۔ تاریخ کو گیارہ بجکر ۱۱ منٹ پر آپ غیبی موت کا شکار ہونگے۔ اس کا نام الہداد ہے۔ ایک سال تین ماہ سے اس مرزائی نے مجھے گھیر گھار کر مرزائی بنا ڈالا تھا۔ اور میں سچ مچ اس مذہب کو اچھا جانتا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مسلمانوں سے میرا جھگڑا ہو گیا تھا جس جگہ میں مرزا غلام احمدؐ کی تعریف کرتا تھا۔ میری خوب درگت بنائی جاتی تھی۔ کبھی میں کسی جگہ سے کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر میں نے سوچا۔ کہ اگر یہ خواب جو میرے دوست نے دیکھا ہے سچا نکلا۔ تو میں ہمیشہ مرزائی رہونگا ورنہ اس مذہب کو چھوڑ دونگا اب یہ بات جھوٹ نکلی۔ وقت گزر گیا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب صاف طور پر جھوٹے ہیں۔ بلکہ سچے پیغمبروں کے دشمن ہیں"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۱۔ دسمبر کو قتل کے متعلق جو خط آیا۔ (۱) وُہ اسی شخص کا لکھا ہوا تھا جس نے احمدیت سے تائب ہونے کی اطلاع دی۔ (۲) اب وُہ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ خواب اس کا نہیں بلکہ اس کے ایک مرزائی دوست کا ہے (۳) خط لکھنے والا گھیر گھار سے بنا ہوا احمدی تھا۔ نہ کہ احمدیت کو درست سمجھکر۔ اور اس کے متعلق پوری واقفیت حاصل کر کے احمدی ہوا تھا۔ (۴) اس نے دُوسرے کے خواب کو احمدیت کے سچے ہونے کا معیار قرار دیا۔ (۵) ایک دُوسرے شخص کا خواب پورا نہ ہونے پر وُہ احمدیت سے مرتد ہو گیا ؂

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب اس شخص کو خود اقرار ہے۔ کہ قتل کی دھمکی کا خط اسی نے لکھا تھا۔ اور وُہ خط ایسا تھا جس کی وجہ سے پولیس کو نہایت ہی مضحکہ خیز دوڑ دھوپ کرنی پڑی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ابھی تک پولیس نے اسے گرفتار نہیں کیا۔ اور اس کے خلاف باقاعدہ مقدمہ نہیں چلایا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ وُہ پولیس جس نے اس شخص کا "زمیندار" میں خط شائع ہونے پر سراسیمگی کی حالت میں ادھر اُدھر بھاگ دوڑ شروع کر دی تھی۔ جس کیلئے ۱۱۔ دسمبر کے گیارہ بجے کا وقت نہایت پریشان تھا۔ اور جس کے ظاہری اور پوشیدہ انتظامات بتاتے تھے کہ گویا دفتر "زمیندار" پر کوئی بہت بڑا لشکر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور اس کے اندفاع کا فرض لاہور کی پولیس کو ادا کرنا ہے۔ وُہ اب خاموش کیوں بیٹھی ہے۔ جبکہ اس شخص نے "زمیندار" کے صفحہ میں ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے ؂

(۲) اب وُہ کہہ رہا ہے۔ خواب اس کا نہیں۔ بلکہ کسی اور کا ہے۔ کیا پولیس کے نزدیک کسی ملزم کا دُوسرے پر الزام رکھ دینا اسکی اپنی بریت کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں اس شخص کو نہیں پکڑا جاتا۔ جو اقراری مجرم ہے۔ اور صرف یہ کہہ رہا ہے۔ کہ خواب اس کا نہیں۔ بلکہ کسی اور کا ہے۔ اس بات کا فیصلہ عدالت ہی کر سکتی ہے۔ کہ اس شخص کو خود نوشتہ خواب دُوسرے کے سر تھوپنے کا کیا حق ہے۔ اور وُہ اس میں کہاں تک سچ سے کام لے رہا ہے۔ لیکن جب وُہ اقرار کر رہا ہے۔ کہ پولیس کو سراسیمہ کر دینے والا خط اسی نے لکھا۔ اسی نے "زمیندار" کو بھیجا۔ اور اسی کے نام سے شائع ہوا۔ تو پھر پولیس نے کیوں اسے ابھی تک گرفتار نہیں کیا۔ کیا کسی کو اس قسم کی دھمکی دینا جُرم ہے۔ یا نہیں؟ اگر جرم ہے۔ تو پولیس کا فرض ہے۔ کہ اس شخص کو گرفتار کرے۔ اور اپنے ۱۱۔ دسمبر کے مضحکہ خیز مظاہرہ میں کچھ تو معقولیت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اس دن کی پولیس کی اس قدر سرگرمی۔ اور اب جبکہ دھمکی دینے والے کا پورا پورا سُراغ مل گیا ہے۔ پولیس کی اس قدر لا پرواہی اس کے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں پیدا کرتی۔ اور ہم تو یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ پولیس نے بغیر سوچے سمجھے۔ جو مظاہرہ کیا۔ اس نے "زمیندار" کے ان اغراض کو جن کی خاطر اس نے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کیا تھا۔ بے حد تقویت دی ؂

"زمیندار" کی غرض اس مصنوعی شور و شر سے محض یہ تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو جوش دلائے اور اپنے متعلق ہمدردی حاصل کرے۔ پولیس نے ۱۱ر دسمبر بلا ضرورت اور بلا وجہ اپنی نمائش کر کے لوگوں پر یہ ظاہر کیا۔ کہ واقعی مولوی ظفر علی پر قاتلانہ حملہ ہونے والا ہے جس کی روک تھام کی ضرورت ہے۔ چنانچہ "زمیندار" نے لکھ بھی دیا۔ کہ "عمال حکومت کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا۔ کہ کہیں واقعی مولانا کو چشم زخم پہونچانے کی کوشش نہ کی جائے" پولیس کے لئے قطعاً مناسب نہ تھا۔ کہ بغیر سوچے سمجھے ایسا رویہ اختیار کرتی۔ جو خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کا موجب ہوتا۔ اور اب دھمکی دینے والے کو ابھی تک گرفتار نہ کرنا اس کے جانبدارانہ رویہ کا مزید ثبوت ہے

یہ تو پولیس کی سرگرمیوں کے متعلق عرض کیا گیا ہے۔ اب ہر صاحب عقل و فہم سے گزارش ہے۔ کہ کیا ایک ایسا شخص جسے گھیر گھار کر احمدی بنایا گیا ہو۔ اور جس کے چہرے سے احمدیت کا نقاب اتنا جلدی اتر جائے اس کے متعلق خیال میں بھی آسکتا ہے۔ کہ اس نے مولوی ظفر علی کو قتل کی دھمکی کا خط اس لئے لکھا ہوگا۔ کہ مولوی صاحب احمدیت کے بدترین دشمن ہیں۔ پھر جو شخص اپنے جھوٹے ہونے کا خود اقرار کر رہا ہو۔ اس کے متعلق کیا ثبوت ہے۔ کہ اب جو کچھ وُہ کہہ رہا ہے۔ وُہ درست ہے۔ پھر کیا کسی شخص کے خواب کے پورے ہونے یا نہ ہونے کو بھی کسی نے اپنے عقائد کی صداقت کا معیار قرار دیا ہے۔ دراصل یہ سب باتیں بناوٹی ہیں۔ اور صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک غلط بیانی کی تائید میں دوسری تیسری اور چوتھی غلط بیانی کی گئی اور اس طرح غلط بیانیوں کا محل تیار کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو تھوڑی دیر کے بعد ہی منہدم

# شذرات

## عطاء اللہ شاہ بخاری "شیطانی حکومت" کی عدالت میں

گاندھی جی نے سول نافرمانی کی ترنگ میں حکومت انگریزی کو "شیطانی حکومت" قرار دے کر اس سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لینے کا فتوےٰ دیا تھا۔ پھر اس سلسلہ میں جن عجیب وغریب حرکات کا ارتکاب کیا۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ گورنمنٹ انگریزی کی کسی عدالت کی کسی کارروائی میں حصہ نہ لیا جائے۔ اور اس طرح یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم حکومت کو ہم تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اس کی عدالتوں میں اپنی صفائی میں کچھ کہنا فضول ہے ؛

گاندھی جی کے اس فتوے کو جن "علماء کرام" نے خدا اور اس کے رسُول کے احکام سے بھی زیادہ ضروری اور زیادہ اہم سمجھا۔ اور اس کی تعمیل کی۔ ان میں سے ایک مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری بھی ہیں۔ وہ اپنی فتنہ انگیز اور خلاف قانون حرکات کی وجہ سے کئی بار گرفتار ہوئے اور کئی بار جیل میں گئے۔ لیکن اسی نخرے کے ساتھ۔ کہ نہ وہ موجودہ حکومت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ اپنی صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اب جبکہ ان کی ایک اشتعال انگیز تقریر کی بناء پر حکومت نے ان کے خلاف مقدمہ چلایا ہے۔ تو نہ صرف وہ بلکہ تمام احراری علماء اور ان کے ہمنوا اخبار اعلان پر اعلان شائع کر رہے ہیں۔ کہ اس مقدمہ میں بڑے زور و شور سے حصہ لیا جائے گا۔ ہزاروں روپے خرچ کئے جائیں گے۔ جو مسلمانوں کو ادا کرنے چاہئیں۔ اور مولوی عطاء اللہ شاہ کی صفائی میں انتہائی زور صرف کر دیا جائے گا ؛

اس بارے میں معاصر "انقلاب" (۱۹ دسمبر) نے حسب ذیل دلچسپ رائے زنی کی ہے۔

"سنا ہے کہ مولانا سید بخار اللہ شاہ عطائی "شیطانی حکومت" کی "شیطانی" عدالت کو بطیب خاطر تسلیم کر کے اس میں اپنا "رحمانی" مقدمہ لڑیں گے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ دفاع کی خاطر احمدیوں کی بیشمار کتابیں خر دجال یعنی ریل پر لاد لاد کر گورداسپور بھیجی جا رہی ہیں۔ اللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا۔ جب مولانا انگریزی عدالت کو فاقض ما انت قاض کا چیلنج دے کر دوران مقدمہ میں سکوت مطلق اختیار فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک یہ زمانہ ہے۔ جب یہ "مجاہد الملت" ایک مجسٹریٹ کے سامنے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا کہ "میں نے سرکار والا مدار کے کسی قانون واجب الاحترام کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور بخدا میں بالکل بے قصور ہوں۔ اس لئے سرکار انصاف کرے۔ اور مجھے چھوڑ دے"۔ زمانے اور انسانی طبائع کے تلون کے کرشمے ملاحظہ ہوں"؛

فی الواقع یہ تلون حیرت انگیز ہے۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے کہ جس چیز کو کل تک علماء کہلانے والے مذہبی لحاظ سے ناجائز اور گناہ قرار دیتے تھے وہی اب علمائے کرام کے نزدیک جائز اور ضروری بن گئی ہے۔ تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ان علماء کہلانے والوں نے مذہب کو کس طرح بازیچہ جبہ پوشاں بنا رکھا ہے ؛

---

## احراریوں کا "طول وعرض ہند"

اخبار "احسان" اور "زمیندار" جو کئی ہفتوں سے نمایاں طور پر جلی قلم سے اور چوکھٹوں میں "اینٹی قادیان ڈے" منانے کے اعلانات شائع کرتے رہے۔ اور "صدر مجلس احرار اسلام ہند" چیخ چیخ کر یہ کہتے رہے۔ کہ "تمام ہندوستان میں اینٹی قادیان ڈے منانا چاہیئے۔ ماتحت مجالس احرار اور تمام اسلامی انجمنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اینٹی قادیان ڈے کے متعلق اپنے اپنے مقامات پر اشتہارات کے ذریعہ اعلان کر دیں۔ اور تمام مساجد میں ان قرار دادوں کو پاس کیا جائے۔ جو قادیان کانفرنس میں منظور ہو چکی ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا جاتا رہا۔ کہ "خطبات اور جلسوں کی روئداد کی اطلاع مجلس احرار اسلام لاہور اور اسلامی اخبارات میں بغرض اشاعت بھیجی جائے"۔

لیکن اس تمام شور و شر کا جو نتیجہ رونما ہوا وہ یہ ہے کہ "زمیندار" نے "طول وعرض ہند" صرف لاہور، امرتسر، جالندھر، راولپنڈی کو قرار دے دیا۔ اور "احسان" نے "اینٹی ڈے" منانے کے پانچ چھ دن کے بعد جو اطلاعات "طول وعرض ہند میں یوم انسداد ارتداد کی حمیت افروز سرگرمیاں" کے عنوان سے شائع کی ہیں۔ وہ "زمیندار" کی نسبت چند ایک مقامات اور پیش کر سکا۔

یہ ہے احراریوں کے "طول وعرض ہند" کی حقیقت۔ کیا اس سے ظاہر نہیں۔ کہ یہ فتنہ پرداز اور مفسد لوگ ناخنوں تک زور لگانے اور ہفتوں چیخنے چلانے کے باوجود پندرہ بیس مقامات سے زیادہ جگہوں میں جلسے منعقد نہ کرا سکے۔ ان حالات میں مجلس احرار کا یہ دعوےٰ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندہ ہے۔ حد سے بڑھی ہوئی ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے۔

---

## "زمیندار" کی ضمانت کا گورکھ دھندا

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ "زمیندار" نے ضمانت کے الٹ پھیر میں باوجود تین ہزار سے زائد رقم لوگوں سے حال ہی میں بٹورنے اور ایک پیسہ بھی اپنے پاس سے ضمانت کے لئے داخل نہ کرنے کے یہ رونا شروع کر دیا۔ کہ مسلمان جلد سے جلد روپیہ بھیجیں۔ ورنہ "زمیندار" ضمانت داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے بند ہو جائے گا ؛

یہ دراصل مسلمانوں کی جیبیں خالی کرانے کے لئے ایک دھوکا اور فریب تھا۔ جسے معاصر سیاست نے بھی واضح کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے ؛

"مولانا ظفر علی صاحب کی اخبار نویسی کے میدان میں طوالت وحیات کا راز یہ ہے۔ کہ وہ آئے دن مسلمانوں کو لوٹنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لیتے ہیں۔ اور یوں فرضی یا اصلی مصیبت کی داستان کو اپنی خداداد قابلیت کی وجہ سے مبالغہ کی مرچ مصالحہ لگا کر یوں روتے اور بسورتے ہوئے کاسہ گدائی لے کر نکلتے ہیں۔ کہ ان کا مخالف بھی اس میں چند پیسے ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کے پیسے جمع ہو کر خطیر رقوم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور مولانا صاحب کے دسترخوان کے لئے الوان نعمت جمع کر دیتے ہیں۔ اگر مولانا کو طلب چندہ کا کوئی بہانہ نہ ملے۔ تو ان کا بہانہ ساز دماغ کوئی نہ کوئی عذر تلاش کر لیتا ہے۔ جن لوگوں نے "زمیندار" کی زندگی کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا اساس حیات چندہ اور فرض چندہ ہے۔ جس نے کبھی مظلومین طرابلس اور کبھی شہدائے سمرنا کے نام سے مسلمانوں کو لوٹا۔ کبھی بلقان فنڈ اور کبھی خلافت فنڈ کے نام سے مسلمانوں کی جیبیں خالی کیں۔ گاہے دو ہزار روپے کی ضمانت اور پانچہزار روپیہ کا پریس ضبط کرا کے مسلمان سے تیتالیس چالیس ہزار روپیہ جمع کر لیا۔ اگر مولانا کو ایک سال چندہ نہ ملے۔ تو ناممکن ہے کہ ان کا اخبار زندہ رہ سکے۔ اس لحاظ سے ان کا تازہ ترین شاہکار مد نظر ہے۔ اب کے انہوں نے ایسا بہانہ بنایا ہے۔ کہ "سیاست" ایسا اخبار بھی غچہ کھا کر ان کی امداد پر تل گیا ہے۔

یہ دنیا سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کی تین ہزار کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔ اور ان کے پریس سے چار ہزار کی مزید ضمانت طلب کی گئی ہے۔ لہذا ہر مسلمان سے چندہ مانگ رہے ہیں۔ اس کے لئے مولانا صاحب اپنے مخصوص انداز میں اپیلیں کر رہے ہیں۔ قصے گھڑ رہے ہیں۔ اور افسانے شائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ان کا یہ بیان تلبیس حق و باطل کا ایک نہایت عجیب نمونہ ہے۔ حقیقی صورت حالات یہ ہے۔ کہ سول نافرمانی کے زمانہ میں ان سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب ہوئی تھی۔ انہوں نے مسلمانوں سے کوئی پانچہزار

روپیہ بطور چندہ دے کر وہ ضمانت جمع کرائی۔ اور کانگرس سے جو لیا وہ علیحدہ رہا۔ سول نافرمانی کے خاتمہ پر گذشتہ جولائی میں حکومت سے معافی مانگ کر وہ تین ہزار روپیہ حکومت سے واپس لے لیا۔ کچھ دن کے بعد انہوں نے پلول کے گدھے کے متعلق ایک ایسا مضمون لکھا۔ جس کی بناء پر ان سے پھر تین ہزار کی ضمانت طلب کرلی۔ یعنی جو روپیہ انہیں دیا گیا تھا۔ واپس لے لیا گیا۔ اور یوں انہیں ایک پیسہ کا بھی نقصان نہیں پہنچا۔ تاہم انہوں نے پھر چندہ جمع کیا۔ اور اپنی فرضی مصیبت کو سچا ثابت کرنے کے لئے اخبار کو کچھ عرصہ کے لئے بند کردیا۔ چونکہ یہ ضمانت حکومت کی مقرر کردہ میعاد کے بعد داخل کی گئی تھی۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا فرض تھا۔ کہ وہ ان سے ضمانت کی رقم لینے سے پہلے حکومت پنجاب سے استصواب کرتا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ اور رقم ضمانت ضبط کرلی۔ یہ ایک قانونی سقم تھا۔ جس کی وجہ سے حکومت مجبور تھی۔ کہ وصول کردہ رقم ازخود مالکان زمیندار کو واپس دے دے۔ لہٰذا جب "زمیندار" میں ملک معظم کے نام مکتوب مفتوح شائع ہوا۔ تو حکومت نے اس کی اشاعت کو قابل اعتراض پاکر زمیندار سے تین ہزار کی ضمانت طلب کرلی۔ بالفاظ دیگر تین ہزار روپیہ کی جو ضمانت تین ماہ کی میعاد منقضی ہونے کے بعد مالکان زمیندار کو واپس ملنے والی تھی۔ اب وہ واپس نہیں ملے گی بلکہ جدید حکم کے ماتحت محفوظ رہے گی۔ یوں زمیندار کی نہ ایک پیسے کی ضمانت ضبط ہوئی ہے۔ اور نہ ایک پیسے کا نقصان ہوا ہے۔ لہٰذا مولانا کا تمام واویلا طلب چندہ اور اظہار مظلومیت ایک بہانہ ہے۔"

معاصر "سیاست" کا مسلمانوں کو شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے ایک بہت بڑے دھوکہ اور فریب سے انہیں آگاہ کیا۔ اور یہ جانتے اور سابقہ تجربہ رکھتے ہوئے آگاہ کیا۔ کہ زمیندار اپنی مشہور عالم شرافت کا اس کے خلاف مظاہرہ شروع کردے گا۔ معاصر "انقلاب" نے بھی "زمیندار" کی ضمانت کے متعلق اس قسم کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ہے ؛

## لاہور کی پولیس کا غیر معمولی کارنامہ

کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی یہ خیال نہیں کرسکتا۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد مولوی ظفر علی کے متعلق یہ سمجھتا ہو۔ کہ اگر وہ "خس کم" کا مصداق بن جائے۔ تو احمدیوں کے نقطۂ نگاہ سے "جہاں پاک" ہو جائے گا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی اور فتنہ پردازی کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ لیکن باوجود اس کے اخبار "زمیندار" نے ایک بالکل جعلی اور مصنوعی خط کی بناء پر اس قدر شور و شر مچایا۔ کہ اور تو اور پولیس کو بھی یہ خطرہ لاحق ہوگیا۔ کہ کہیں واقعی "مولانا" کو چشم زخم پہنچانے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور وہ سراسیمہ ہو کر اٹھ دوڑی ؛

دہلی کے ایک اخبار "دستور" نے ۱۹ دسمبر) نے "زمیندار" کے اس واویلا پر رائے زنی کرتے ہوئے جہاں یہ لکھا۔ کہ "ہم قادیانیوں کو ایسا بے وقوف نہیں سمجھتے۔ کہ وہ مولانا ظفر علی خاں کو قتل کرکے خود ہی اپنے خلاف عالمگیر اسلامی مخالفت کا سامان پیدا کرلیں گے" وہاں پولیس کے انتظامات اور "زمیندار" کے واویلا کا مضحکہ یوں اڑایا ہے۔ کہ "اگر حقیقتاً کسی قادیانی ہی نے مولانا ظفر علی خاں کو لکھا تھا۔ تو ہمارے خیال میں وہ قطعاً "فاتر العقل اور مخبوط الحواس" ہے" گویا پولیس نے اپنی انتظامی اور حفاظتی قابلیت کا جو مظاہرہ کیا۔ اور "زمیندار" جس قدر چیخا چلایا۔ اول تو اس کا باعث کسی احمدی کو قرار ہی نہیں دیا جاسکتا۔ اور اگر قرار دیا جائے۔ تو وہ کوئی ہوش و حواس رکھنے والا احمدی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ "فاتر العقل اور مخبوط الحواس" ہی ہوگا ؛

"دستور" نے اس معاملہ کا ایک تیسرا پہلو یہ پیش کیا ہے۔ کہ "یہ کسی شریر کا کام ہے۔ جو مولانا ظفر علی خاں اور قادیانیوں کی کشمکش کو اس گمنام خط کے ذریعہ ہوا دینا چاہتا ہے۔ تو اس کا مقصد ظاہر ہے۔ جس پر اظہار خیال کی مطلق ضرورت نہیں۔ اس صورت میں یہ محض مذاق ثابت ہوتا ہے۔"

ان حالات میں پولیس کے جن افسروں نے مولوی ظفر علی صاحب کی جان کی حفاظت کرنے۔ دن رات سائے کی طرح ان کے ساتھ رہنے اور انہیں تسلی دلانے میں غیر معمولی سرگرمی دکھائی۔ ان کا یہ کارنامہ معمولی نہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ انہیں خاص انعامات دئے اور آئندہ ہر اہم معاملہ انہی کے سپرد کیا کرے۔ کیونکہ اس قابلیت کے افسر شاید ہی محکمہ پولیس میں کوئی اور ہوں۔ جو کسی ایسے امر کے متعلق جس کا ارتکاب ہر عقلمند انسان کے نزدیک کوئی فاتر العقل اور مخبوط الحواس انسان ہی کرسکتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر تحقیق کئے اپنے آپ کو اس قدر مشقت میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں ؛

## مولوی ظفر علی کو قتل کی دھمکی دینے والا اور پولیس

وہم و قیاس میں آسکنے والے تمام پہلو پیش کرنے کے بعد دستور لکھتا ہے۔

"چونکہ اس سلسلہ میں پنجاب پولیس نے اس خط کو خاصی اہمیت دے دی ہے۔ اور مولانا کی حفاظت کے سلسلہ میں بھی کافی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پنجاب پولیس ضرور اس خط کے متعلق بھی تفتیش کرے گی۔ اور راقم خط کا پتہ چلانے کی کوشش کرے گی۔ اگر وہ کاتب خط کو بے نقاب کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس ظریف کو اس قسم کے مذاق کی پاداش بھی معقول ملے۔ تاکہ آئندہ ایسے غیر دلچسپ مذاق کی کسی کو جرأت نہ ہو۔"

بہت معقول مطالبہ ہے۔ اور پولیس کو جلد سے جلد کاتب خط کو بے نقاب کرکے معقول سزا دلانی چاہیئے۔ تاکہ آئندہ ایسے غیر دلچسپ مذاق کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ ورنہ اس کی وہ دوڑ دھوپ اور وہ مظاہرہ جو ۱۱ دسمبر دفتر "زمیندار" کے ارد گرد کیا گیا۔ اور بھی زیادہ مضحکہ خیز ہو جائے گا ؛

## مولوی ظفر علی کو قتل کی دھمکی اور "پرتاپ"

معلوم ہوتا ہے قتل کی دھمکیوں کے متعلق "زمیندار" نے جو جعلی خطوط شائع کئے۔ انکے متعلق "پرتاپ" نے "الفضل" کا صرف ۱۶ دسمبر کا پرچہ پڑھا۔ اور اسے سامنے رکھ کر لکھ دیا۔ "قادیانیوں کا اخبار الفضل لکھتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں نے جو قتل کی دھمکی کے نام سے خطوط شائع کئے ہیں۔ وہ جعلی ہیں۔ لیکن ۱۱ دسمبر کے بعد ان خطوط کو جعلی بتانے کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ اگر گیارہ تاریخ کو مولانا قتل ہو جاتے۔ تو مرزائی صاحبان فرماتے۔ کہ یہ مرزا صاحب کا نشان ہے۔ اب وہ قتل نہ ہوئے تو کہدیا۔ کہ خطوط جعلی ہیں۔ گیارہ سے پہلے ان خطوط کو جعلی کہہ دیا جاتا۔ تو ایک بات بھی تھی"۔

قبل اس کے کہ اس معاملہ کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ یہ بات عملہ "پرتاپ" کے گوش گزار کرنا ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ احمدیوں کو مرزائی کہنا ایسا ہی ہے۔ جیسا آریوں کو دیانندی کہا جائے۔ اگر آریہ صاحبان دیانندی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ تو "پرتاپ" کو دوسروں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے ؛

جعلی خطوط کے متعلق یہ گزارش ہے۔ کہ "الفضل" نے ۱۴ دسمبر کے پرچہ میں "زمیندار پر اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے خوف و دہشت کا غلبہ" کے عنوان سے جو ایڈیٹوریل شائع کیا۔ اس میں صاف طور پر لکھ دیا گیا تھا۔ کہ "یہ سب عملہ زمیندار کے ہتھکنڈے ہیں۔ جن سے غرض یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو احمدیوں کے خلاف عوام میں سخت اشتعال پیدا کرکے انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور دوسری طرف اپنے آپ کو سخت خطرہ کی حالت میں دکھا کر ہمدردی حاصل کی جائے۔"

یہ یقیناً ۱۱ دسمبر سے پہلے لکھا گیا تھا۔ باقی رہا وہ خط جس میں مولوی ظفر علی کے پیٹ کے پھٹ جانے کا ذکر تھا۔ وہ خود "زمیندار" نے ۸ راکتوبر کو شائع کیا۔ اور "الفضل" کے لئے ناممکن تھا۔ کہ کراچی کے لکھے ہوئے خط کے متعلق دو تین دن میں اصل حالات کا پتہ لگا کر اعلان کرسکتا ؛

معلوم نہیں ان حالات کے ہوتے ہوئے کس طرح اخبار "پرتاپ" نے یہ لکھ دیا۔ کہ ان خطوط کو ۱۱ تاریخ سے پیشتر جعلی ثابت کرتے تب بات بھی تھی ؛

469



## "زمیندار" ننگ اسلام ہے

اخبار "زمیندار" کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا نمائندہ اور اسلام کا سب سے بڑا خیر خواہ اور خدمت گذار ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے شرمناک اور قابل نفرت طریق عمل کی وجہ سے ننگ اسلام ثابت ہو رہا ہے۔ اسلام کو دنیا کی نظروں میں حقیر ٹھہرانے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو پامال کرنے۔ اور قرآن کریم کے احکام کو دیدہ دانستہ پس پشت ڈالنے میں نہایت ہی بے باک ہے اس قدر بے باک ہے۔ کہ غیر مسلموں کے لئے بھی مشکل ہو گیا ہے کہ "زمیندار" اپنی خدمات اسلام کے متعلق جو ادعا کرتا رہتا ہے اسے اسلام کے مطابق کیونکر قرار دیں۔ چنانچہ "پرتاپ" ۱۹ دسمبر لکھتا ہے۔

"زمیندار" میں کسی صاحب نے پانچ شعر کی ایک نظم لکھی ہے جس کے دو شعر یہ ہیں۔

سمجھیں نہ اسے آپ زمیندار کی آواز
دراصل ہے یہ احمد مختار کی آواز
وہ نور خدا ہے جو بجھائے نہ بجھے گا
قرآن سے نکلی ہے اس اخبار کی آواز

پرتاپ ہر چند ہندو اخبار ہے۔ لیکن اتنا حسن ظن رکھتا ہے کہ جو گالیاں مرزائیوں کا نام لے کر زمیندار میں دی جاتی ہیں وہ نہ احمد مختار کی آواز ہو سکتی ہیں ۔ نہ قرآن کی۔ اور اگر مسلمان بھائی ہمیں یہ سمجھانا چاہیں۔ تو چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

گویا آریہ اخبار "پرتاپ" بھی جو باتیں اسلام قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا تحقیر و تذلیل کا موجب سمجھتا ہے۔ وہ "زمیندار" بڑے فخر کے ساتھ پیش کرتا رہتا ہے۔ اور اسے اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ وہ اسلام کو بدنام کر رہا ہے۔

## دھمکی آمیز چٹھیاں فرضی ہوتی ہیں

اخبار "زمیندار" نے جن قتل کی دھمکیوں پر مشتمل چٹھیوں کے متعلق اتنا شور مچایا۔ ان کی حقیقت ہر صاحب عقل و دانش کے نزدیک ایک شرارت آمیز مذاق سے زیادہ نہیں۔ اور ہر سمجھدار انسان اس قسم کی دھمکیوں کے متعلق یہی رائے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ احراریوں کے لیڈر مولوی مظہر علی بھی یہی کہتے ہیں۔ چنانچہ احسان ۳۰ دسمبر میں ایک دھمکی آمیز چٹھی کے متعلق ان کا یہ بیان چھپا ہے۔ کہ "میرے نزدیک ایسی چٹھیاں فرضی ہوتی ہیں"۔ مگر زمیندار نے یہ جانتے ہوئے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اور پولیس نے فوراً حفاظت کا انتظام کر دیا۔ مزدوری کی تھی......

# "زمیندار" اور "احسان" ایک دوسرے کو کیا سمجھتے ہیں؟

اخبار "زمیندار" اور "احسان" احراریوں کے نفوس ناطقہ بن کر جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانی۔ دروغ گوئی۔ افترا پردازی۔ الزام تراشی۔ بدزبانی اور بدکلامی اپنے پورے زور اور انتہائی طاقت سے کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہے۔ کہ اس شرارت اور فتنہ پردازی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جائے۔ تاکہ احراریوں کی ان ہمنوائیوں کے منہ جو بیچارے غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کو دھوکہ و فریب میں مبتلا کر کے اور طرح طرح سے اشتعال دلا کر بھرتے رہتے ہیں۔ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فراخ کر سکیں چونکہ مال مفت اور دل بے رحم پر کاربند ہونے کی وجہ سے ان کی حرص و آز اس حد سے آگے گزر چکی ہے۔ جو انسانوں کو ایک خاص قسم کے درندوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس لئے وہ باوجود اپنی خاص عادت کو پوشیدہ رکھنے کی انتہائی کوشش کرنے کے وہی نظارہ پیش کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ جو مردار پر ٹوٹ پڑنے والوں میں سے ہر ایک بلا شرکت غیرے مالک بننے کے لئے پیش کیا کرتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو۔

---

"زمیندار" نے صرف اپنے آپ کو ہی بدزبانی اور بدگوئی فتنہ پردازی اور شرارت کے میدان کا یگانہ شہسوار ثابت کرنے اور یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے سوا کوئی اس وادی پرخار میں ٹھہر نہیں سکتا۔ اپنے ۵ دسمبر کے پرچہ میں لکھا۔

"جب سے قادیانیت کی مخالفت کے باعث "زمیندار" پر طلبی ضمانت اور قرقی مطبع کی دو سر والی نیم سیاہ اور نیم سپید بلا نازل ہوئی ہے۔ اس وقت سے بہت سے کمزور دل والے بے حد گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور قادیانیت کی مخالفت میں اپنی زبان کو حرکت میں لانا ایسا ہی سیاسی گناہ سمجھنے لگے ہیں۔ جیسے سول نافرمانی اور عدم تعاون۔ انقلاب پسندی۔ بم بازی وغیرہ۔ اور انہیں یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کہ ادھر ان کی زبان سے قادیانیت کا لفظ نکلا۔ اور ادھر کسی کانسٹیبل نے آگے بڑھ کر ان کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ یا ان کے فرق مبارک پر اپنا استعماری لٹھ رسید کر دیا۔ اور جو ان میں ماشاء اللہ کسی قدر محتاط واقع ہوئے ہیں۔ ان کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اگر وہ اپنے کمرہ کے اندر بیٹھ کر بھی مرزائے قادیانی کی خانہ ساز مصنوعی اور جعلی نبوت کا ذکر کریں۔ تو بھی ان کے جسم پر ایک لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور وہ اپنا منہ کھولنے اور زبان کو حرکت دینے سے قبل تمام دیواروں۔ دروازوں۔ دریچوں۔ کونوں۔ درازوں اور سوراخوں کا بھی بنظر غائر معائنہ کر لینا لازمی سمجھتے ہیں۔ بلکہ میزوں اور کرسیوں کے نیچے بھی جھک کر دیکھ لیتے ہیں۔ کہ کہیں ان کے نیچے کوئی قادیانی یا ان کا کوئی جاسوس اور مخبر تو چھپا ہوا نہیں۔"

---

ان سطور کے لفظ لفظ میں اگرچہ "زمیندار" نے وہ تمام چوٹیں کی ہیں۔ جو اپنے ہمنواؤں پر کر سکتا تھا۔ اور ان کے عجیب و غریب رازہائے سربستہ کا انکشاف بھی کیا ہے۔ مگر اشاروں اشاروں میں۔ اس تمہید کے بعد لکھتا ہے

"جو مسلمان اخبارات کل تک قادیانیوں کی مخالفت میں پرزور مضامین لکھ کر اپنے جوش اسلامی کا ثبوت دے رہے تھے۔ اب ان کے ایڈیٹروں کے قلم بھی قادیانیوں کا ذکر کرتے وقت چلتے چلتے ذرا ٹھٹھک جاتے ہیں۔ اور وہ اگر قادیانیوں کے متعلق کچھ لکھتے بھی ہیں۔ تو ایک ایک لفظ ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ پر دیر تک غور کرنے کے بعد۔ کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زمیندار کی طرح قادیانیت کی مخالفت کی بناء پر ان پر بھی کوئی سماوی مصیبت نہیں، تو کوئی ارضی مصیبت ہی نازل ہو جائے۔"

---

"زمیندار" جس الزام کے نیچے اپنے ہمنوا اخبارات کو لانا چاہتا تھا۔ اس کی اس نے وضاحت کر دی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بات اخفا میں رہی۔ کہ اس وقت اس کا خاص نشانہ کون ہے۔ اس کے لئے اس نے "ایک پرلطف صحبت" کا ذکر کرتے ہوئے جس میں "احسان" کے دو ایڈیٹر میکش اور حسرت بھی شریک تھے۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ مولوی ظفر علی نے اس "رنگین صحبت" میں تین "رنگین شعر" کہے تھے۔ لکھا ہے۔

"یہ رنگین مجلس برخاست ہو گئی۔ اور حسرت صاحب بڑے اصرار سے مولانا کے یہ اشعار "احسان" میں شائع کرنے کے لئے لے گئے۔ لیکن وہ اس میں شائع نہ ہوئے۔"

---

آخری تان یہاں آکر توڑی ہے۔ کہ "ملک نور الٰہی صاحب مالک روزنامہ احسان کی سنہری دلائل کے آگے ان کی کچھ پیش نہ گئی جن کا ایک ہزار روپیہ والی ضمانت کا زخم شاید ہنوز مندمل نہیں ہوا۔"

اس پر اگر "احسان" والے خاموش رہتے۔ تو اس حلقہ میں جس نے "احسان" اور "زمیندار" دونوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف چھوڑ رکھا ہے۔ بے حد سُبکی ہوتی لہذا "احسان" کے مونہہ میں جو لقمہ ڈالا جاتا ہے۔ وُہ بھی بند ہو کر "زمیندار" کی طرف منتقل ہو جاتا۔ اس لئے "احسان" "زمیندار" کے ایک ہی وار سے بلبلا اٹھا۔ اور بے تاب ہو کر ترکی بہ ترکی جواب دینے پر اتر آیا۔ چنانچہ "احسان کے حال پر "زمیندار" کی پہلی نظر کرم" کے عنوان سے اس نے پہلے تو یہ رونا رویا۔ کہ

"ہم لوگ یعنی ارکان ادارہ" احسان" جو "زمیندار" کے پرانے نیاز مندوں اور دعا گوؤں میں ہونے کے علاوہ اس کے اسرارِ سرِ پردۂ جمال و جلال کے محرم بھی ہیں۔ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ "زمیندار" کی کتاب آئین کے نزدیک دنیا میں اس سے زیادہ گشتنی اور گردن زدنی اور کوئی شخص نہیں۔ جو اس سرزمین میں خدمت ملی کے لئے روزانہ اخبار نکالنے کی غلطی کا مرتکب ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "زمیندار" نے ہر نئے اسلامی اخبار کو اپنے بزرگانہ اور مشفقانہ مطاعن کا تختہ مشق بنانے کے معاملہ میں ایک اچھی خاصی شہرت حاصل کر لی ہے۔"

---

اس کے بعد "زمیندار" کے "کچوکوں" کو اس طرح مندمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ

"احسان میں نظم کی عدم اشاعت کا گلہ کرنے کی شان نزول اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ "زمیندار" ہمارے متعلق یہ غلط فہمی پھیلانے کا خواہاں ہو۔ کہ قادیانیوں کے متعلق کچھ لکھتے وقت ہمارے جسموں پر خوف کے مارے رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور مولانا ظفر علی خاں کی نظم شائع نہ کرنے کی تہ میں ملک نور الٰہی صاحب کے سنہری دلائل کو بھی کچھ دخل حاصل ہے"۔

"ہم یہ دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ کہ ضمانتیں کرانے اور زر ضمانت کو قوم کی جیبوں سے جمع کرنے کے فن میں ہم "زمیندار" کی بہادری کی تقلید کر سکتے ہیں"۔

گویا "احسان" کے نزدیک بھی "زمیندار" کا ضمانتیں کرانا اور پھر زر ضمانت قوم کی جیبوں سے وصول کرنا ایک شرمناک اور بے ہودہ فعل ہے۔

---

"احسان" نے ایک دوسرے مضمون میں جو تامہ طویل ہے اور ۱۷ دسمبر کے پرچہ میں شائع ہوا۔ خوب اپنے دل کا بخار نکالا ہے۔ چنانچہ اپنے آپ کو تیس مار خاں قرار دیتے ہوئے "زمیندار" کی بزدلی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"خدا کی شان ہے کہ اس ادارہ کے کارکن جسے قادیانی چوہوں کے ڈر کے مارے اپنے دروازوں پر پولیس کے پہرے بٹھانے کی ضرورت لاحق ہو رہی ہے۔ ہمیں "جسم پر لرزہ طاری ہونے" تمام دیواروں دروازوں۔ دریچوں۔ کونوں۔ درازوں اور سوراخوں کا بنظر غائر معائنہ کر لینے اور ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ پر دیر تک غور کرنے کا طعن دینے لگے ہیں ؎

مدار روزگار کینہ پرور را تماشا کن"

ان سطور میں پولیس کے ان پہروں کی طرف اشارہ ہے۔ جن کی حفاظت کے بغیر ۱۱ دسمبر مولوی ظفر علی کو سانس لینے کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔

---

پھر لکھا ہے۔ "یہ صحیح ہے کہ ہم نے "زمیندار" کی طرح کاپیوں کے پریس سے اڑائے جانے اور قتل کی دھمکیوں کے موصول ہونے کا اشتہار دے کر اپنے لئے عام ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ تاکہ جیش "احسان" میں بھی پچپن چھپن ہزار مجاہد بھرتی ہو جائیں"۔

گویا کاپیوں کے اڑائے جانے اور قتل کی دھمکیوں کا اشتہار دینے کے متعلق جو کچھ ہم نے "الفضل" میں لکھا۔ وہی "احسان" بھی سمجھتا ہے۔ یعنی یہ محض ہمدردی حاصل کرنے اور ٹکے بٹورنے کا جھوٹا پروپیگنڈا تھا۔

---

مزید لکھا ہے۔ "قادیانی فتنہ کے معاملہ میں ہم بے ضرورت شور و غل مچانے کے بجائے ٹھوس کام کے زیادہ حامی ہیں ....

.... ہمارا محاذ جنگ یہ ہے۔ کہ اس کی تخریب کے لئے ٹھوس مضامین لکھے جائیں۔ اس کے مقابلہ کے لئے منظم اور موثر تحریکیں شروع کی جائیں۔ مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو اس مقصد کے لئے ایک مرکز پر لایا جائے۔ اور کسی احسن طریق سے ان کے پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اسلامی تبلیغ کا سلسلہ جاریہ قائم کیا جائے۔ ہمارے پیشِ نظر نہ تو "احسان" کا کوئی ایسا جیش بنانے کی سکیم ہے۔ جو ہمیں ہر مہینے چار چار آنے چندہ دے۔ اور نہ ہم جذبات و عواطف کی رو میں بہہ کر اس امر کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ کہ قادیانیوں کے ساتھ عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی لڑائی لڑتے پھریں۔ اور حکومت پر اپنی وفاداری کے اظہار کی نیت سے یہ سراسر غلط مفروضہ قائم کریں۔ کہ قادیانی فرقہ حکومت کے باغیوں کا ایک گروہ ہے۔ ہمارے نزدیک قادیانی۔ عیسائی۔ آریہ سماجی اور دوسرے مشرکین و کفار سب ملت واحدہ ہیں۔ لہذا ہم یہ نہیں کریں گے۔ کہ قادیانیوں کی مخالفت کے جوش میں آریہ سماجیوں کی گالیوں کو نظر انداز کر دیں۔ یا عیسائی پادریوں کی بکواس سے تعرض کرنا چھوڑ دیں"۔

مطلب یہ کہ یہ سب باتیں "زمیندار" میں پائی جاتی ہیں۔ وہ (۱) بے ضرورت شور و غل مچانے کا عادی ہے۔ (۲) جھوٹے پروپیگنڈا کے ذریعہ اس کے پیش نظر زمیندار کا ایسا جیش بنانے کی سکیم ہے۔ جس کا ہر فرد اسے چار آنہ ماہوار چندہ دے۔ (۳) وہ جذبات و عواطف کی رو میں بہہ کر جماعت احمدیہ کے ساتھ عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی لڑائی لڑتا ہے۔ (۴) اپنی وفاداری کے اظہار کے لئے یہ سراسر غلط مفروضہ پیش کرتا ہے۔ کہ احمدی حکومت کے باغیوں کا ایک گروہ ہے۔ (۵) وہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آریوں اور عیسائیوں کے کندھوں کا سہارا لے رہا اور ان کی اس بکواس کو نظر انداز کر رہا ہے۔ جو انہوں نے اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے خلاف کی۔ اور کرتے رہتے ہیں۔

---

یہ وہ شہادت ہے جو احمدیت کے ایک بدترین دشمن نے دوسرے بدترین دشمن کے متعلق نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ پیش کی ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہر ایک شریف اور سنجیدہ انسان اس سے اندازہ لگائے۔ کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں دوش بدوش کھڑے ہیں۔ جو احمدیت کے خلاف ہر قسم کی بے ہودگی اور بے شرمی جائز سمجھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی انہی سرگرمیوں کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ "احسان" نے تو "زمیندار" کے متعلق یہاں تک لکھ دیا ہے کہ "زمیندار نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر احسان کے متعلق متعدد غلط بیانیوں سے کام لیا ہے"۔ جب "زمیندار" غلط بیانیاں کرنے کا عادی ہے اور یہ وہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ جو "زمیندار" کے "اسرارِ سرِ پردۂ جمال و جلال کے محرم" بھی ہیں۔ تو احمدیت کے خلاف جو کچھ وہ بکواس کرتا رہتا ہے۔ وہ کیوں اُسکی اسی بدعادت کا نتیجہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ باتیں تو اور بھی کئی ایک نہایت دلچسپ ہیں۔ مگر اسوقت گنجائش نہیں۔ اس لئے انہیں دوسرے وقت پر ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

## انعامی مشاعرہ

ممالک متوسط و برار کی مرکزی تعلیمی درسگاہ اردو نارمل سکول امراوتی کا سالانہ انعامی مشاعرہ دوشنبہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء کو ۱۰ بجے صبح منعقد ہوگا۔ ۵ جنوری ۱۹۳۵ء تک راقم کے پتہ پر نظم ارسال فرمایئے۔ جو بزم میں پڑھ دی جائے گی۔ انعامات دو قسم کے رکھے گئے ہیں۔ (۱) شعرائے کرام کے لئے (۲) طلباء کے لئے اول الذکر حصہ میں دو انعامات ہیں۔ پہلا انعام ۲۵ روپے اور دوسرا ۱۰ روپے کا اور طلبا کے لئے پہلا انعام طلائی تمغہ اور دوسرا انعام نقرئی تمغہ ہوگا۔ ہندوستان کے ہائی اسکولوں کالجوں اور دوسری درسگاہوں کے طلبہ مقابلہ میں شرکت کر سکتے ہیں۔ مگر نظم پر اپنے اسکول کے صدر مدرس یا کالج کے پروفیسر سے یہ تصدیق لے لیں۔ کہ نظم مرسلہ انہی کی طبع زاد ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ انعامی مقابلہ کے لئے نظم لکھنا پسند نہ فرماتے ہوں۔ تو از راہ اردو نوازی دو اصلاح نمد

# ریاست کشمیر سے ایک احمدی مبلغ کے اخراج کا حکم منسوخ

سابق گورنر کشمیر سردار عطر سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ کے مبلغ مولوی مبارک احمد صاحب کو ۱۷ مارچ ۴۲ء کو بدیں وجہ ایک سال کے لئے کشمیر سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ کہ وہ سیاسیات ملک میں حصہ لیتے ہیں۔ اور کہ کشمیر میں ان کی موجودگی امن عامہ کے منافی ہے۔ اس پر مولوی صاحب جب وہاں سے چلے آئے۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مولوی صاحب سے اس اخراج کی وجوہات دریافت کیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ کی طرف سے مولوی صاحب کے نام ایک تار کو بطور کوڈ ورڈ سمجھا گیا۔ وہ تار یہ تھا۔

"your letter, avoid breed, Eat rice both meals, drink milkless tea & rest."

گورنر صاحب نے نامعلوم کن وجوہات کی بناء پر اسے کوڈ سمجھا۔ مولوی صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ ان سے یہ کہا گیا۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب تار دیں۔ اور وہ سیاسی امور پر مشتمل نہ ہو۔ حالانکہ مندرجہ بالا تار قطعاً سیاسی امور کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ اس سے پہلے مولوی صاحب اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے مابین ایک لمبی خط و کتابت ہو رہی تھی۔ مولوی صاحب کو سری نگر میں بحیثیت مبلغ بھیجا گیا تھا۔ مگر وہاں کی آب و ہوا ان کے موافق نہ آئی۔ جیسا کہ اکثر نو واردوں سے ہوتا ہے۔ ان حالات میں مولوی صاحب نے اس بات پر اصرار کیا۔ کہ انہیں واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ وہاں کام نہیں کر سکتے۔ مگر ناظر صاحب نے ان کے اس عذر کو سننے سے انکار کر دیا۔ آخر مولوی صاحب نے میڈیکل سرٹیفکیٹ بھیجا۔ جس پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال سے مشورہ کیا گیا۔ نیز مولوی صاحب نے اپنے والد صاحب کو بھی جو قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ اس مضمون کا خط لکھا۔ کہ مجھے واپس بلوانے کی کوشش کریں۔ اس پر ان کے والد صاحب گھبرائے ہوئے ناظر صاحب کے پاس پہنچے۔ آخر ڈاکٹر صاحب کے مشورہ پر اور مولوی صاحب کے والدین کی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے انہیں مذکورہ بالا تار دیا گیا۔ جس کے معنی گورنر صاحب نے کچھ کے کچھ سمجھے۔ اور اخراج کا حکم دے دیا۔

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ساری خط و کتابت انسپکٹر جنرل پولیس ریاست کشمیر مسٹر ...پیل کے سامنے رکھی۔ نیز پرائم منسٹر کرنل کالون کو بھی اصل واقعات سے آگاہ کیا۔ اور اس معاملہ کے متعلق دیر تک خط و کتابت ہوتی رہی۔ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اس بارہ میں متعدد ملاقاتیں بھی کیں۔ جن کا نتیجہ آخر یہ نکلا۔ کہ افسروں کو حقیقت معلوم ہو گئی۔ اور نئے گورنر جناب راجہ محمد افضل خان صاحب نے سابق گورنر کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے حسب ذیل احکام جاری کئے۔ جو کشمیر کے اخبارات میں بھی شائع ہو گئے ہیں:۔

"میرے پیش رو نے مولوی مبارک احمد صاحب کے داخلہ کشمیر کے بارہ میں جو پابندیاں ۱۷ مارچ ۴۲ء کو ایک سال کے لئے عائد کی تھیں۔ میں آج کی تاریخ سے انہیں منسوخ کرتا ہوں۔ مولوی صاحب کشمیر پراونس میں داخل ہو سکتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ کی پالیسی بالکل واضح ہے۔ کہ وہ اپنے مبلغین کو سیاسیات میں قطعاً دخل نہیں دینے دیتی۔ اور ریاست کی یہ سراسر غلط فہمی تھی۔ کہ اس نے ایک مبلغ کے متعلق اخراج کا حکم جاری کیا لیکن غنیمت ہے۔ کہ اسے بہت جلد حقیقت حال معلوم ہو گئی۔ اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر کے تدبر اور دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔

# بجٹوں کی تخفیف کے متعلق اصولی فیصلہ

اکثر دوستوں کی جماعت کے عہدداران کی سفارش کے ساتھ بوجہ معذوری کمی شرح سے چندہ ادا کرنے کی درخواستیں مرکز میں آتی رہتی ہیں۔ جن کو حالات مندرجہ کی بناء پر رعایت دیدی جاتی ہے۔ اس سے دوستوں نے اس رعایت کو مستقل رعایت سمجھ لیا ہے۔ یہ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ حالانکہ رعایت صرف مالی سال رواں کے اختتام تک ہوتی ہے اور آئندہ سال ان کو پوری شرح سے چندہ دینا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ دوبارہ مرکز سے منظوری رعایت حاصل نہ کریں۔

اگر ان کے حالات بدستور ہوں اور جماعت سفارش بھی کرے۔ تب بھی عہدیداران جماعت مقامی کو چاہیئے۔ کہ بجٹ پوری شرح سے تشخیص کیا کریں۔ مرکز سے بعد میں منظوری ملنے پر بجٹ کم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے بطور اطلاع اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے سال گزشتہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں رعایت حاصل کی تھی۔ اور سال رواں ۴۳-۴۴ء میں انہوں نے کوئی درخواست بھی نہیں کی۔ ان کے بجٹ با شرح کئے گئے ہیں اور اگر ان کے حالات بدستور ہیں۔ تو وہ درخواست دیکر منظوری حاصل کریں۔ ورنہ ان کو با شرح چندہ ادا کرنا ہو گا۔ اور اس جماعت کے ذمہ آئندہ سال اسی قدر بقایا ہو گا۔ اس لئے اگر بجٹوں کی میزانوں میں جو جماعتوں سے تشخیص ہو کر آتے ہیں۔ ان میں اور بیت المال کے اعلان میں فرق ہو۔ تو اس کی یہی وجہ سمجھی جائے۔ بجٹ پر خانہ کیفیت میں جو نوٹ دیدیا جاتا ہے۔ کہ یہ معذور ہیں یا رعایت حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب تک... کہ وہ رعایت یا تخفیف کے خواہشمند احباب اپنی درخواست معہ وجوہات کے مقامی جماعت کی سفارش و تصدیق کے ساتھ مرکز میں بھیج کر منظوری حاصل نہ کر لیں۔ ناظر بیت المال قادیان

# ضلع گوجرانوالہ کی احمدی جماعتیں

مرکز کی جانب سے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو ضلع گوجرانوالہ کی جملہ انجمنہائے احمدیہ کے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کا ذمہ وار بنایا گیا ہے۔ اس لئے جملہ انجمنہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے امراء پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶ دسمبر کو بوقت ۸ بجے رات بعد اختتام کارروائی جلسہ بر قیام گاہ جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ جمع ہوں۔ تاکہ اس ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے مشورہ کیا جائے۔

خاکسار محمد بخش پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

# سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا اعلان

تمام حصہ داران کمپنی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کمپنی کے حصہ داران کا دوسرا اجلاس عام (معمولی) ۲۹ ۱۲/۴۲ کو بوقت ۹ بجے صبح دفتر کمپنی میں منعقد ہو گا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل ایجنڈا برائے غور پیش کیا جائے گا۔

(۱) اجلاس کے انعقاد کا نوٹس

(۲) رپورٹ از ڈائریکٹران و پڑتال شدہ فرد حسابات

(۳) ریٹائر ہونے والے ڈائریکٹران کی جگہ نئے ڈائریکٹران کا انتخاب۔

(۴) آڈیٹر کا تقرر و تعیین معاوضہ

اس اجلاس میں صرف وہ حصہ داران شامل ہو سکیں گے۔ جن کے ذمہ کمپنی کی کوئی قسط واجب الادا بقایا نہیں ہو گی۔ اسوقت تک کل پانچ روپے فی حصہ کمپنی طلب کر چکی ہے۔ جن دوستوں سے یہ رقم پوری ادا نہ کی ہو۔ وہ مہربانی فرما کر اب ارسال فرما دیں۔

نئے ڈائریکٹران کے انتخاب کے لئے اگر کوئی حصہ دار کسی خاص دوست کو تجویز کرنا چاہیں۔ تو ایسے اصحاب کے نام معہ دستخط تجویز کنندہ و تائید کنندہ کمپنی کے دفتر میں ۲۷ ۱۲/۴۲ بارہ بجے دوپہر تک کمپنی کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

اگر کوئی حصہ دار خود شامل اجلاس نہ ہو سکتے ہوں۔ تو وہ کسی اور حصہ دار کو تحریری مختار نامہ کے ذریعہ اپنا نمائندہ مقرر کر سکتا ہے۔ ایسے مختار نامہ پر دو آنے کا رسیدی ٹکٹ چسپاں ہونا ضروری ہے۔

بحکم بورڈ آف ڈائریکٹرز۔ جنرل منیجر

سیدنا امیر المومنین اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

## تاکیدی حکم ہے کہ پورے زور سے تبلیغ کی جائے

اس کے لئے ہمارے تیار کردہ نہایت دلکش و خوبصورت مناظر قادیان کے چھ فوٹوز کا سیٹ بہت کارآمد ہو سکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے جناب ایڈیٹر صاحب کی رائے اخبار الفضل مورخہ ۶ نومبر ۳۴ء کے صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں نمائش دیتے ہوئے اظہار پسندیدگی فرمایا۔ رمضان المبارک و جلسہ شریف کے اعزاز میں صرف ایک روپیہ فی سیٹ ملیگا۔ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ۸ بذریعہ منی آرڈر وغیرہ وصول ہونے پر تعمیل ہوگی۔ خاکسار۔ **ہارون الرشید ارشد دارالرحمت قادیان**

ایام جلسہ میں سلطان برادرز سوداگران۔ کتاب گھر اور دفتر اخبارات الفضل مصباح وغیرہ سے خرید فرمادیں

## فروخت زمین

چند قطعات اراضی سکنی جو میری ملکیت ہیں۔ نہایت عمدہ موقعہ پر برائے فروخت محلہ دارالبرکات اور ریلوے سٹیشن کے قرب میں واقعہ ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

**کرنل اوصاف علی خاں۔ سی۔ آئی۔ ای ریاست مالیر کوٹلہ**

الحمد للہ ثم الحمد للہ

## حضرت حکیم الامت سیدنا نورالدین خلیفہ اولؓ کی اصل طبی بیاض

# شائع ہو گئی

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خاص رعایت کیگئی ہے آپ وہی بیاض طلب کریں جس پر "اصل بیاض نورالدینؓ" لکھا ہو کیونکہ یہی طبی بیاض ہے جو حضور کے دست مبارک کی تحریر کردہ ہے جسکے متعلق حضرت خلیفہ اولؓ جیسا سچا طبیب خود کہتا ہے "ہم نے کبھی کسی نسخہ کو نہیں چھپایا" ملنے کا پتہ۔ دفتر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان

اشتہار

# عارضی کاشت اراضیات نہر مستقل علاقہ پنجند بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور پنجند نہر کے مختلف راجباہوں پر قریباً سوا لاکھ ایکڑ زمین جس کے مختلف تعداد کے قطعات بنائے گئے ہیں تین سے پانچ سال۔ یا اس سے زائد میعاد کے لئے بھی عارضی کاشت پر دی جائیگی۔

سربمہر ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ مال۔ آبیانہ و دیگر حبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۱۶ فروری ۳۵ء شام کے چار بجے تک لئے جاوینگے۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۱۰ نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جاسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا تحصیلدار صاحب نوآبادی رحیم یار خان و نائب تحصیلدار صاحب نوآبادی خانپور جن کے علاقہ جات میں ایسے رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

دستخط۔ ڈبلیو۔ ایف۔ جی لیسلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور گورنمنٹ

# ہومیوپیتھی کے متعلق ایک ضروری مشورہ

طب ہومیوپیتھی کی کامیابی اور شہرت محتاج تشریح نہیں۔ ہندوستان میں کلکتہ ہی وہ واحد جگہ ہے۔ جہاں اس کی صحیح اور کامل تعلیم ہوتی ہے۔ اور خالص و تازہ ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات بھی ہر وقت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ہم احباب کرام کی آگاہی کے لئے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ ہم نے کلکتہ میں ہومیوپیتھک اور بایوکیمک دواخانہ قائم کیا ہے۔ اور ایک لائق و تجربہ کار ماہر فن کی نگرانی اور ذمہ داری پر دوائیں تیار کراتے ہیں۔ جن حضرات کو ہومیوپیتھک دواؤں کی ضرورت ہو۔ وہ کم از کم ایک مرتبہ ہم سے منگا کر ضرور آزمائش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تسلی بخش پائیں گے۔

## ہمارا عام نرخنامہ

عام مدر ٹنکچر ۵ر فی ڈرام

۳x و ۶x و ۱۲ اور ۳۰ طاقتیں ۱۱ر (ڈیڑھ آنہ) فی ڈرام

۲۰۰ طاقت ۷ پائی (سات پیسے) فی ڈرام

۵۰۰ طاقت ۸ر (آٹھ آنے) فی ڈرام

۱۰۰۰ طاقت ۱۲ر (بارہ آنے) فی ڈرام

بایوکیمک ادویات

۳x سے ۳۰x طاقتیں ۲ر (سوا دو آنے) فی ڈرام

خارجی ادویات۔ ۲ر (دو آنے) فی ڈرام

" ۱۴ر (چودہ آنے) فی اونس

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء بھی مل سکتی ہیں۔

شوگر آف ملک فی پونڈ ۱۲ر سے ۱ر تک

گلوبیول۔ پلیول۔ فی پونڈ ۱۲ر

ٹکیاں " ۱ر

گلیسرین " ۱۲ر

آلو آئیل (روغن زیتون) ۱۲ر سے ۱ر تک

زیادہ مقدار میں دوائیں خرید نے والوں کو یکمشت قیمت ادا کرنے پر خاص رعایت دی جاتی ہے۔ ہومیوپیتھک کتب و رسائل و ڈاکٹری سامان و آلات مختلف قیمتوں کے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ ہم ایلوپیتھک ادویات بھی مہیا کر سکتے ہیں۔ خط و کتابت کریں۔

**ضروری نوٹ:۔** جو لوگ کہنہ امراض میں مبتلا ہیں۔ اور مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ طب ہومیوپیتھی سے رجوع کریں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ ہومیوپیتھی کی تیر بہدف طاقت کی تصدیق وقتاً فوقتاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ خود بھی ہومیوپیتھی ادویات رکھتے۔ اور عموماً مستحقین کو مرحمت فرماتے رہتے ہیں۔ مایوس العلاج مریض اپنے حالات بھیجیں۔ ہم مفید مشورہ دیں گے۔

جو لوگ کلکتہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ وہ خط و کتابت کریں۔ ان کو بہترین رائے اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارا نمائندہ قادیان میں موجود رہے گا۔ احباب ضروری معلومات حاصل کریں۔

خاکسار

منیجر ہانیمن ہیلنگ ہوم نمبر ۱۲ باگماری روڈ کلکتہ

# حیرت انگیز رعایت

## از ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری

سالانہ جلسہ کی تقریب پر موتی سُرمہ جسے قادیان کی چیدہ چیدہ ہستیاں بہت پسند فرماتی ہیں اور جس پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ سالانہ جلسہ میں نصف قیمت پر اور دیگر مقبول عام ادویہ مثلاً اکسیر البدن۔ اکسیر اکبر، اکسیر معدہ اور تریاق اعظم وغیرہ ۳/۴ قیمت پر۔ انہی ایام یعنی از ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری جو خطوط باہر سے آئیں گے، وہ بھی اس رعایت کے مستحق ہونگے۔

## سکھ اور ہندو دوستوں کو دینے کیلئے بے نظیر رُوحانی تحفہ

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ جسے سکھ اور ہندو علماء نے بیحد پسند فرمایا ہے سائز ۲۰x۲۶/۸ صفحات ۷۳۲، کاغذ اعلیٰ، ٹائپ بہترین جلد سنہری گھر کی لاگت قریباً پانچ روپے مگر تبلیغی غرض سے ہدیہ برائے نام صرف دو روپے محصولڈاک ایک روپیہ، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے، صرف چند کاپیاں باقی ہیں جلدی کیجئے پھر یہ نعمت عظمیٰ جلد میسر نہیں آئیگی، سالانہ جلسہ پر خریدنے سے ایک روپیہ محصولڈاک کی بچت رہیگی، سکھ اور ہندو دوستوں کو دینے کے لئے بے نظیر روحانی تحفہ ہے۔

## موتی کوڑیوں کے مول

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب، مسلمانوں کے احسان سکھوں پر، سکھ اور مسلمان، سکھ مسلم اتحاد، ہندو دھرم کی حقیقت، آریہ مذہب کی حقیقت، گائے اور سکھ دھرم گورو کی بانی، جھوک مہدی، ان نو کتب کے سٹ کی قیمت پانچ روپے دو آنے ہے مگر سالانہ جلسہ پر رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ محصولڈاک ۸ر علاوہ، سالانہ جلسہ پر خریدنے سے محصولڈاک کی بچت رہیگی۔

**گورمکھی ٹریکٹ مُفت** } سالانہ جلسہ پر دفتر اخبار نور سے آپ گورمکھی ٹریکٹ مفت لے سکتے ہیں۔

## اِس پتہ پر تشریف لائیے

دفتر اخبار نور یا دفتر نور اینڈ سنز جو پہلے منارہ والی مسجد سے جانب جنوب تھا اب وہاں سے نور ہسپتال سے جانب مشرق برلب سڑک چلا گیا ہے لہٰذا دوست اس جدید پتہ پر تشریف لائیں۔

منیجر اخبار نور و دفتر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ جانب شرق نور ہسپتال قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**نازی حکومت** نے لندن سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق یہ اعلان کیا ہے کہ کرسمس کے موقعہ پر تمام جرمن باشندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دروازوں پر بنگلوں لیمپوں سے چراغاں کریں۔ اگر کوئی بھی شخص اس کے خلاف کرے گا۔ تو آئندہ اس پر خاص طور پر نظر رکھی جائے گی۔

**عطاء اللہ شاہ بخاری** پر گورداسپور سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند سپیشل مجسٹریٹ نے فرد جرم لگا دیا ہے۔ گواہوں پر مکرر جرح کے لئے ۴ اور ۵ جنوری کی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔

**کانگریس** کی سول نافرمانی کرنے سے ملک کو جو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بمبئی سے ۱۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق سر فیروز سیٹھنا نے ایک دعوتی تقریب پر کہا کہ اعتدال پسندوں کا اولین اصول حصول درجہ نوآبادیات ہے اور لبرلوں کے سامنے یہی منزل مقصود رہی ہے۔ کیونکہ آزادی اور درجہ نوآبادیات میں بہت کم فرق ہے۔ اور درجہ نوآبادیات سے ہی ملک مکمل طور پر حکومت خود اختیاری حاصل کر سکتا ہے۔ کانگریس کے جذبہ آزادی نے ملک کو بے شمار نقصان پہنچایا ہے۔

**میجر رضا علی صاحب** ممبر کونسل آف سٹیٹ کے متعلق نئی دہلی سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ سرکاری طور پر یہ اعلان ہو گیا ہے کہ ان کو کنور مہاراج سنگھ کی جگہ جنوبی افریقہ میں ایجنٹ بنا کر بھیجا جا رہا ہے۔

**سر ہیری ہیگ** گورنر یو۔پی نے لکھنؤ سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ ہاؤس میں پہلی مرتبہ انعام و اکرام دینے کا انتظام کیا۔ ۶۴ آدمیوں کو انعام اور خطاب دئے گئے۔

**بمبئی کونسل** کے متعلق ایک سرکاری اعلان ۱۸ دسمبر کو کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ آئینی اصلاحات کے پیش نظر گورنر بمبئی نے کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

**نئی دہلی** سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ہندوستان کے آرمی ہیڈ کوارٹرز میں محکمہ اطلاعات قائم کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فوج کے ۴۰۰ افسروں کو تخفیف میں لایا جانیوالا ہے

**صوبہ سرحد** کے سرکاری ملازموں میں رشوت ستانی کی تحقیقات کے لئے پشاور سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا گیا ہے۔

**گورنمنٹ آف انڈیا** نئی دہلی سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک قانون بنانے والی ہے۔ کہ سینما والے تصویروں کے ذریعہ جو اشتہار بازی کرتے ہیں اس کا سنسر ہوا کرے۔ اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو مخرب الاخلاق تصویریں پوسٹروں اور اخبارات میں شائع نہ ہوا کریں گی۔

**جنرل سیکرٹری** گورنمنٹ جموں و کشمیر کی لڑکی جموں سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع کے مطابق وزیر آباد کی طرف سے جموں آ رہی تھی۔ سوہدرہ سٹیشن کے نزدیک ڈاکو اس کے کمرے میں آئے۔ اور زیورات سے بھرا ٹرنک چھین کر چلتی گاڑی سے اتر کر بھاگ گئے۔ زیورات دس ہزار روپیہ کی مالیت کے بیان کئے جاتے ہیں۔

**کولمبو** سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیلون میں ۵ لاکھ آدمی ملیریا سے بیمار ہیں۔ اس وبا نے وہاں پر بہت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ۷۰ ہزار کے قریب مریض ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں زیر علاج ہیں۔

**وزیر ہند** نے لندن سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا بل کو ایوان عام میں پیش کیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو مزید اصلاحات دی جائیں۔ وزرا کی طرف سے بل کے پیش ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔

**ہندوستان** اور انگلستان کے درمیان لندن سے ۱۹ دسمبر کی اطلاع کے مطابق معاہدہ تجارت پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اس میں سوتی مال کے لئے ترجیح کا اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ برطانیہ کے سوتی مال کو مقابلہ کی مناسب شرائط کے ماتحت ہندوستان کی منڈیوں میں فروخت کرنے کا حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ برطانی کارخانہ داروں کو ٹیرف بورڈ میں پیش ہونے کا حق دیا گیا ہے۔

**خالدہ ادیب خانم** جو ترکی کی ایک مشہور ادیب اور اثر رکھنے والی خاتون ہیں۔ جامعہ ملیہ دہلی کی دعوت پر ہندوستان آ رہی ہیں۔ ۵ جنوری کو بمبئی پہنچیں گی۔ آپ کی آمد پر جامعہ کے سالانہ خطبات کا سلسلہ جو آٹھ تقریروں پر مشتمل ہے شروع ہو جائیگا داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

**ٹوکیو** سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے ۱۴ ہندوستانیوں کو جلا وطن کر کے ایک چھوٹے جزیرے میں نظر بند کر دیا ہے۔ اس جزیرہ میں جاپانی گورنمنٹ کے پولیٹیکل مشکوک غیر معین عرصہ کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ صحت کے اعتبار سے یہ جگہ بہت خراب ہے۔

**جھانسی** ریلوے سٹیشن پر ایک فوجی افسر پنجاب میل سے اتر کر ریفرشمنٹ روم میں چلا گیا۔ اسی اثناء میں گاڑی چل دی افسر کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو اسسٹنٹ ماسٹر سے کہا۔ کہ گاڑی وقت مقررہ سے آدھ منٹ پہلے روانہ ہوئی ہے۔ ریلوے حکام نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور گاڑی کو اگلے سٹیشن پر روک لیا اور افسر مذکور کو خاص انجن پر وہاں پہنچایا۔ اس دفعہ اس کا نوکر غلطی سے پیچھے رہ گیا۔ جس پر ایک ہوائی جہاز کرایہ پر لینا پڑا۔

**لاہور** اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ میں دو دفعہ ڈاک جایا کریگی۔ اور اس طرح امپیریل ایرویز کی ہفتہ میں دو بار ڈاک کے ساتھ پنجاب کی ڈاک کا بھی تعلق پیدا ہوگا۔

**امریکن گورنمنٹ** نے نیویارک سے ۲۰ دسمبر کی اطلاع کے مطابق برطانوی سفیر کو یہ نوٹس دیا ہے کہ قرضہ جنگ کی جو قسط ۱۵ دسمبر کو واجب الادا تھی۔ برطانیہ کو چاہیئے کہ اس کی ادائیگی کا فوراً انتظام کرے۔

**سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع گورداسپور** ۱۲ دسمبر کو بٹالہ پہنچے۔ اور تھانہ صدر بٹالہ کے سب انسپکٹر چوہدری نندلال۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر دیدار سنگھ۔ حوالدار سراج الحق اور دیگر چند پولیس مینوں کو معطل کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ معطل شدہ افراد کے خلاف سنگین الزامات لگائے گئے تھے جس پر ایک انسپکٹر پولیس کو تحقیقات کے لئے متعین کیا گیا۔ اس کی رپورٹ پر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ان ملازمین کو معطل کر کے گورداسپور پولیس لائن میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔

**ڈاکٹر ستیہ پال** کو زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی ہے۔

**الہ آباد** سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق۔ یو پی گورنمنٹ گزٹ میں اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ گورنر با جلاس کونسل نے ۲۴ دسمبر سے مزید ایک سال کے لئے سپیشل پاورس ایکٹ کی میعاد میں توسیع کر دی ہے۔

**سی پی گورنمنٹ** نے ناگپور اور بلاسپور کے اضلاع کے اچھوتوں کو تعلیم دینے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق دو کمیٹیاں مقرر کی ہیں۔ ناگپور کمیٹی میں تین اچھوتوں کو بھی لیا گیا ہے۔

**برطانیہ** کی ہوائی طاقت کے متعلق لندن سے ۲۰ دسمبر کو اعلان کیا گیا ہے کہ ہوائی طاقت میں اضافہ کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کی تعداد اسی فیصدی زیادہ کر دی جائیگی۔ یہ پروگرام جولائی ۳۵ء تک مکمل ہو جائیگا۔

**مسٹر جان گنتھر** نے جو ریاستہائے بلقان کی سیاسیات کے ماہر سمجھے جاتے ہیں "یورپ کے امن کیلئے خطرہ" پر ایک مضمون [illegible]

عبدالرحمن قادیانی نے پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی